اخبار نور افشاں لودیانہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۶ | مطبوعہ ۵ ستمبر ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۵ ستمبر ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ

منصف مزاج ایڈیٹر اخبار راوی لاہور کو معلوم ہو کہ ہمعصر موصوف نے مرقس کی انجیل کی ۱۶-۱۶ آیت کے سمجھنے میں پھر غلطی کی لہذا مکرر تکلیف دیجاتی ہے کہ براہ کرم پھر ان الفاظ پر غور فرمادیں کہ - جو کوئی ایمان لاتا اور بپتسمہ پاتا ہے نجات پائیگا اور جو کوئی ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حکم کیا جائیگا دیکھئے آیت ہذا سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کیواسطے بپتسمہ شرط ہے - مطلب یہہ کہ جو کوئی ایمان لاتا ہے اُسے ضرور ہے کہ بپتسمہ پاوے - ہاں اگر ایمان لاتے وقت وقت ہی تنگ ہو تو ضرورت بپتسمہ کی نہیں ہے دیکھو لوقا کی انجیل ۲۳-۴۲ - اور اُسنے یسوع سے کہا کہ اے خداوند جب تو اپنی بادشاہت میں آوے مجھے یاد کیجیو ۴۳ یسوع نے اُسے کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج تو میرے ساتھ بہشت میں ہوگا - لیکن جبکہ ایمان لاکر موقعہ بپتسمہ پانیکا حاصل ہو تو ضرور ہے کہ بپتسمہ لے پس ان باتوں کا دھیان نہ دھرتے ہوئے جو کچھ آپنے ہر مذاہب میں ایمانداروں کا پایا جانا بیان کیا ہے وہ غلطی ہے - ایک بات اور آپ کو بتا دینا مناسب ہے کہ کتاب سے باہر کسی مذہب پر عیب لگانا عقلمندوں کا شیوہ نہیں کیا عیسائی لوگ ہندوؤں کے افعال سے کوئی نتیجہ مترتب کرتے ہیں ہرگز نہیں صرف وید شاستر پوران وغیرہ سے اقتباس کرکے اعتراض کرتے ہیں - علی ہذالقیاس کسی ہم ایسے نالائق عیسائی کی رفتار پر خیال دوڑا کے انجیل مقدس پر حرف گیری بالکل نازیبا ہے - ہم مان لیتے ہیں کہ اگر کوئی عیسائی کہلاکر مسیح کی تعلیم کے خلاف عمل کرتا ہے وہ خود ہی عیسائی نہ ہوگا اسکا فیصلہ خداوند آپ بروز عدالت کریگا - دیکھو انجیل متی ۱۳-۲۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ ٭

اور جو کہ درباب اندراج مضامین عیسائی آپنے مان لیا کہ عیسائی اپنے مضامین بھیجا کریں (یہہ آپکی لاانتہا بے تعصبی کو ظاہر کرتا ہے) بہتر ہوگا کہ آپ اپنے اخبار میں بھی اپنی طرف سے بطور اجازت درج کردیں - ہم بھی نور افشاں میں لکھ دینگے - کاش دیگر ہمعصر بھی آپکے نقش قدم پر چلکر ثابت کردیں کہ اب ہندوستان سے تعصب کی بلا دفع ہوگئی ٭

نامہ نگاران نور افشاں ضرور دیکھیں

ہمارے لائق غیر متعصب ہمعصر مالک اخبار راوی لاہور اپنے اخبار نمبر ۳۴ جلد ۵ مطبوعہ ۲۱- اگست ۱۸۸۹ء میں ہماری اپیل مندرجہ نور افشاں نمبر ۳۳ - مطبوعہ ۱۵- اگست ۸۹ء کو منظور کرکے فرماتے ہیں کہ عیسائی بھائی بھی تہذیب کے ساتھ اپنے مضامین اخبار راوی میں درج ہونیکو بھیجا کریں - ہم اُمید کرتے ہیں کہ معزز نامہ نگار صاحبان ایسے عمدہ موقعہ کو ہاتھ سے نہ دینگے اور اپنی علمی لیاقت سے پبلک پر ظاہر کردینگے کہ عیسائیانہ تحریر کیا بلحاظ متانت اور کیا بلحاظ تہذیب اور کیا بلحاظ وعظ مذہبی کس درجہ پر ہے تاکہ غیر اقوام کو معلوم ہو کہ راہ اور حق

آریہ گزٹ فیروزپور کی تحریر بعنوان (مذہب عیسائی)

پر ہم ایک حکایت مشہور تحریر کئے بغیر باز نہیں رہ سکتے کہ کسی زمیندار نے اپنے گاؤں میں سے بوقت شب ایک حجام کو پاؤں دبوانے کے واسطے بلایا۔ زمیندار مذکور نے پاؤں دبواتے ہوئے بر سبیل تذکرہ جیسا کہ اکثر دستور ہے حجام سے پوچھا کہ کہو ناؤ ٹھاکر گاؤں میں آسامیوں کی کیا حالت ہے؟ حجام بولا کہ ٹھاکر جی چین چان امن امان سب خوش ہیں ہر ایک کے پاس ایک ایک بھینس اور ایک ایک مُہر یعنے اشرفی موجود ہے۔ زمیندار نے فراست سے معلوم کر لیا کہ اس حجام کے پاس ضرور ایک بھینس اور ایک اشرفی ہے۔ دو ایک روز کے بعد زمیندار نے اُس حجام سے وہ اشرفی اور بھینس چھین لی۔ اور پھر اُس سے دریافت کیا کہ اب رعایا کا کیا حال ہے۔ تو حجام بولا کہ ٹھاکر و سب مرے جاتے ہیں نہ کسی کی کمر میں اشرفی ہے نہ گھر میں بھینس۔ حجام کی اس گفتگو سے زمیندار نے جان لیا کہ یہہ اپنا ہی سا سب کو باور کرتا ہے۔ اس حکایت کا نتیجہ یہہ ہے کہ آجکل آریہ بھائی بھی اسی حجام کی نقل کو اصل کر کے دکھاتے ہیں یعنے جبکہ انکے کسی رشی منی دیوتا اوتار میں معجزہ کی طاقت ثابت نہیں ہوئی تب وہ اس کے دفعیہ کی یہہ تدبیر سوچی کہ سچے معجزات سے بھی انکار کرنا مصلحت ہے۔ لیکن یہہ انکا کہنا نہ صرف نقلاً ہی باطل ہے بلکہ عقلاً بھی باطل ہے۔ آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کو یاد رکھنا چاہئے کہ جیسی بیبل شریف کی قدامت اور اصلیت اور اُسکے مضامین کی صداقت پایۂ ثبوت کو پہنچی ہے ویسی کسی کتاب کی روئے زمین پر نہیں پہنچی اگر آپ حق کے متلاشی ہیں تو کتب مصنفہ علماء مسیحی کا ملاحظہ فرمائیے اور حق و باطل میں امتیاز کیجئے +

یک نشد دو شد

ابھی تک تو پنڈت گوری شنکر حکیم بانی دھرم سبھا فرخ آباد کی نسبت اخبارات نے یہہ خبر اوڑائی تھی کہ پنڈت موصوف چاہتے ہیں کہ انکا پرچہ کسی آریہ کو نہ دکھایا جائے اب بھارت سدھار لاہور ۱۷ اگست ۱۸۹۵ء سے ایک اور بھید کھلا کہ آپ بھی نہیں چاہتے کہ آریہ سماج کے متعلق کوئی خبر اخبارات میں درج کیجائے آپ فرماتے ہیں کہ نور افشاں کا درجہ سب سے اول ہے نہ معلوم کس خیال سے خیر خواہ کشمیر جیسے چھوٹے اور پاکھنڈی اخبار سے اقتباس کر کے کچھ نہ کچھ درج کر ہی دیا کرتے ہیں مگر ہمعصر کو معلوم نہیں کہ آریہ سماج کے متعلق ہم نہ صرف خیر خواہ کشمیر ہی سے اقتباس کرتے ہیں بلکہ آریہ گزٹ سے بھی دیکھو ۱۵ اگست کے آریہ گزٹ میں جلکروتہ کی آریہ سماج کی کارروائی چھ ماہ تک چلی پھر سستی نے گھیر لیا۔ اسیطرح اور خبریں بھی۔ خیر دیدہ باید کہ اور اخبارات آپ کی اس تحریر پر کہانتک عمل کرتے ہیں۔ مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ چھوٹے اور پاکھنڈی خیر خواہ کشمیر کے کیا معنے ہیں۔ یقیناً وہ آپکو اس سے زیادہ خطابات عطا فرماتے ہونگے۔ لیکن ناچار ازیں قصہ +

صاحب آریہ گزٹ فیروزپور ۱۵ اگست ۱۸۹۵ء

کے پرچہ میں لکھتے ہیں کہ معجزوں کا وجود ناممکنات سے ہے ہم اس پر اُنسے پوچھتے ہیں کہ آپ معجزوں کو کن معنوں میں ناممکن کہتے ہیں درستی جواب کے لئے ہم اور لفظوں میں اس سوال کو بیان کرتے ہیں۔ مثلاً ایک انپڑھ شخص سے کسی کتاب کا پڑھنا ناممکن ہے لیکن بعد تحصیل علم اُسی شخص کا پڑھنا ممکن ہے درحقیقت انہیں معنوں میں جبکہ ہم خداوند کریم کو سرب شکتمان قدرت والا جانتے اور مانتے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ کسی بندہ کے وسیلہ یا بلاوسیلہ ایسا کام دنیا میں کر سکتا ہے کہ جسکو ہم بلفظ معجزہ تعبیر کرتے ہیں۔ مگر یہہ بات کہ کسی شخص نے (تاوقتیکہ اُس میں خدا کا ہاتھ ثابت نہ ہو) ایسا معجزہ کیا تو ہم کبھی نہ مانینگے کیونکہ انسان یا فرشتہ یا اور کوئی مخلوق سرب شکتمان قدرت والا ہو نہیں سکتا ہے۔ لفظ معجزہ عربی زبان ہے مادہ اسکا عجز ہے از روئے لغت معجزہ کے معنے ہیں عاجز کردینیوالا۔ ایک معنے تو یہہ ہوئے۔ تین معنے اور ہیں اور وہ اصطلاحی کہے جاتے ہیں ایک ان تعریفوں سے یہہ ہیں جو عیسوی مذہب کے دشمنوں نے لئے ہیں کہ وہ خلقت کے قاعدہ کو توڑ دیتا ہے لیکن یہہ معنے بلحاظ وقوع معجزات مندرجہ بیبل بالکل بیجا ہیں دوسرے معنے جو بعض عیسوی دوستوں نے بیان کئے ہیں یہہ ہیں کہ وہ خلقت کے قاعدہ کا رد کرنا ہے۔ مگر یہہ بھی معنے معجزات واقع شدہ کے موافق نہیں بلکہ ٹھیک اور مطلق ہیں تیسرے معنے یہہ ہیں کہ ایسی قدرت عمل میں لائی جائے جو خلقت کی عام ترتیب کی تبدیل کی قابل ہے۔ بیشک اگر انصاف کیا جائے اور تعصب درمیان میں نہ لایا جائے تو متلاشی حق تمام معجزات مندرجہ پاک کلام کی تطبیق انہیں آخر الذکر معنوں سے کر سکتا ہے۔ کیا ایسا کرنے میں خدا کی کوئی اوصفت یا اُسکا قاعدہ مقررہ ٹوٹ سکتا ہے۔ کیا جس خدا نے یہہ تمام موجودات جو ہم کو معلوم ہیں یا آئندہ معلوم ہونگی اپنی قدرت کاملہ سے بنائی کیا وہی خدا اور کچھ نہیں کر سکتا کیا معلوم جو کچھ اُسنے کیا وہ اُسکے کسی دوسرے قاعدہ سے جسے ہماری کوتاہ عقل دریافت نہیں کر سکتی موافق ہو یا اُسی موجودہ قاعدہ سے مطابقت رکھتا ہو دیکھ لیجئے ادنی ایجاد مخلوق مثلاً ریلوے انجن کے پرزہ جنسے ریل چلائی جاتی ہے کبھی کیسے ہی اور کبھی کیسے ہی بنا کر لگائے جاتے ہیں کبھی انجن آگے کو چلتا ہے کبھی وہی انجن کو پیچھے بھی چلایا جاتا ہے تو کیا ہم کہیں کہ انجن ہمیشہ آگے چلنے کو بنایا گیا ہے پیچھے کو چلنا قانون رفتار انجن کا توڑنا ہے ہماری رائے میں تو ایسا شخص بدیہات کا منکر ضرور ہوگا ہاں جسنے انجن آگے پیچھے چلتا دیکھا ہوگا وہ ضرور مانیگا گو اُسکی ناسمجھی سے انجن کی اُلٹی رفتار جاتی رہیگی اب اصل مطلب پر واپس پھر آتے ہیں کہ کیا مسیح کا مردوں کو زندہ کرنا ناممکنات سے ہے ہرگز نہیں جبکہ آپ خدا ہی خدا ایک قطرہ آب مرد سے ساڑھے تین ہاتھ کا بدن کیونکر بنا دیتا ہے بس کیا وہ اسی بدن کو مار کر پھر زندہ نہیں کر سکتا۔ بیشک خدا سب کچھ کر سکتا ہے اور جس حالت میں کہ ایسا کرنے سے خدا کی بزرگی زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے ہم کیونکر انکار کریں۔ اور جس کام کو ہوتے آنکھوں دیکھا ہو اُس سے انکار تو بالکل تمیز اور حواس خمسہ کے خلاف ہے۔ کیا آنکھ سے دیکھی ہوئے کا انکار بصارت کے خلاف نہیں ہے۔ ایسا کون شخص ہے کہ جو ایسے واقعہ کی گواہی میں اپنی جان دے مگر وہی جو خدا کے بخشے حواس خمسہ کو فطرت کے مطابق عمل میں لاتا ہے۔ اور قانون قدرت بصارت کو توڑنا پسند نہیں کرتا درحقیقت جو آنکھوں دیکھ کر نہ دیکھنا ظاہر کرتا ہے وہی قانون قدرت کے خلاف

کرتا ہے۔ کیونکہ آپ ہی فرماتے ہیں کہ ہاں یہہ ہو سکتا ہے کہ زمانہ سابق میں کوئی شخص یسوع مسیح ہوا ہو لیکن افسوس ہے کہ پھر آگے ذرا بڑھکر آپ یوں جھٹلاتے ہیں۔ کہ مگر یہہ کہنا کہ وہ خدا کا بیٹا تھا اور اُسمیں ربانی طاقتیں تھیں محض خام خیالی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہہ آپ ہی کی خام خیالی ہے کہ ایسے واقعات تواریخیہ کو جھٹلاتے اور خام خیالی بتاتے ہیں۔ اِس کے واسطے ایک دلیل یہہ ہے کہ انجیل پاک میں جہاں معجزات کا ذکر آیا ہے وہ بطور جملہ معترضہ کے نہیں آیا ہے کہ جسکے حذف کر دینے سے اگلی پچھلی عبارت مربوط رہے یا معجزہ کے ذکر سے پہلے کوئی تمہید یا دلیل یا دیباچہ کے طور پر کوئی عبارت درج نہیں کی گئی ہے جس سے یہہ بات پائی جائے کہ کاتبان انجیل نے تکلف کے ساتھ معجزوں کو عبارت کی رونق یا اپنے خداوند کی ثنا و صفت کو (جیسا کہ اور جھوٹے مدعیان مذہب کے شاگرد کیا کرتے ہیں) ظاہر کرنیکا ارادہ کیا ہو۔ بلکہ صاف صاف رواں عبارت میں بسبیل تواریخ گذشتہ تحریر کرتے ہیں۔ دوسری دلیل یہہ ہے کہ اگر معجزہ درحقیقت رسولوں کی بناوٹ ہوتے تو کیوں نہیں اُنہوں نے ایسے موقعہ پر کہ جہاں ہیرودیس یا یہودیوں یا اور لوگوں نے اُن سے معجزہ طلب کئے کوئی معجزہ نہ گھڑ کر لکھ دیا ایسا کیونکر کرتے کیا حواس خمسہ کے خلاف کرتے ہوئے اُنہیں خوف نہیں آتا تھا بیشک انجیل ہی سے ثابت ہے کہ اُنہوں نے جسطرح سرسری طور پر معجزہ کا ذکر کیا اُسی طور سے مسیح کی پست حالی صلیبی موت اپنی کمزوری خداوند کو چھوڑ کر بھاگ جانا سب کچھ لکھ دیا ذرہ بھی بناوٹ نہیں کی اگر آپ پاک کلام کو پڑھیں تو یہہ ساری باتیں آپکو خود معلوم ہو جائینگی اور اُسوقت آپ یہہ بھی کر کے دیکھیں کہ جتنے حصہ کو آپ ممکن الوقوع مانتے اُسے چھوڑ کر باقی غیر ممکن کو حذف کر کے انجیل کو معاینہ فرمایئے تب آپ خود کہینگے کہ اس میں تو کچھ بھی نہیں نہ انجیل انجیل ہے نہ مسیح مسیح پس اِن دو دلایل سے صاف واضح ہو گیا کہ کل انجیل کی تحریر یونہی ہے جسطرح اور دنیا کی تواریخ مانی جاتی ہیں اُسیطرح اُسکو بھی ماننا چاہئے۔ اسکے ساتھ الزامی جواب کے طور پر سوامی دیانندجی کی اُس بیماری کو خیال کیجئے کہ تمام بدن پر چھالے پڑ گئے اور منہہ کے اندر بھی آبلے نمودار تھے اُسوقت وہ نہایت تکلیف میں تھے پھر حالت نزع میں اُنکا یہہ فقرہ زبان سے کہنا کہ ایشور تیری اچھا پورن ہو کیونکر عقل میں آسکتا ہے۔ براہ عنایت کسی ایسے ہی مرض کے مریض کو ایسی بات کرتے ہوئے دکھا تو دیجئے۔ درحقیقت یہی ایک بات ہے کہ جسے عقل قبول نہیں کرتی۔ اور آپ یہہ جو فرماتے ہیں کہ اگر ایسے عجیب واقعات ظہور میں آئے ہوتے تو مسیح کے زمانہ کی بنی ہوئی کتابوں میں ضرور اُنکا ذکر ملتا۔ اسکا اطمینان بھی کر لیجئے کہ یہودیوں کی تالمود میں مذکور ہے کہ عیسیٰ اپنے جنتر سے عجیب عجیب کام دکھلائے۔ سیلسس کہتا ہے کہ وہ نظربندی کی حیلہ بازیاں ہیں مگر مردوں کا زندہ ہو کر دنیا میں برسوں رہنا اور پھر اپنے وقت پر مرنا یا مادر زاد اندھے کا بینا ہو جانا اور تا وقت مرگ دیکھتا رہنا اور کوڑھی کا پاک و صاف ہونا کیونکر نظربندی کہا جا سکتا ہے۔ یہہ صرف سیلسس کی بیدینی ہے اور کچھ نہیں جولین بھی کہتا ہے کہ لنگڑوں اور اندھوں کو چنگا کرنا اور ناپاک روحوں کو آدمیوں پر سے دفع کرنا کچھ عجیب کام نہیں۔ مہربانی کر کے اس منکر مسیح سے آپ ہی دریافت کریں کہ عجیب نہیں تو کیا لڑکوں کا کھیل ہے۔ مگر اس انکار میں واقعات کا تو اقرار ہے پس ہر ایک بات [illegible] مانی جاتی ہے۔ آپ بھی مانئے اور از راہ عنایت ڈاکٹر صاحب سے یا اور لوگوں سے بشرطیکہ وہ آریہ نہ ہوں دھرم سبھا والے یا کسی اور انگریز وغیرہ سے اس امر کی صداقت کرا تو دیجئے کہ سوامی صاحب نے مرتے وقت یہہ کہا تھا کہ ایشور تیری اچھا پورن ہو۔ اب ہم آپکو بتلاتے ہیں کہ جسطرح اور موجدان مذاہب باطلہ نے انجیل سے کچھ کچھ اوڑایا ہے اسیطرح آپکے سوامی صاحب کی نسبت بھی آپ لوگوں نے یہہ فقرہ انجیل سے اوڑایا ہے دیکھو متی ۲۶-۴۲- اگر یہہ پیالہ نہیں گزر سکتا تو تیری مرضی ہو۔ دیکھئے اوڑا لینا اسطرح ثابت کر دیتے ہیں مگر حسب عادت یہہ نہ کہہ دینا کہ یہہ بھی انادی ویدوں میں سوامی جی کی نسبت لکھا تھا وہی اُنہوں نے کہا آئندہ آپکی مرضی ✦

دو بشارت یہہ مسیح ابن خدا ہے کہتے ہیں۔
غافل اسے ہوں سمجھ لے کیا کہتے ہیں

جب ہم اپنے اردگرد اس جہالت آباد ہندوستان میں بہ نظر غور دیکھتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ہمارے منجی خداوند یسوع مسیح کا وہ فرحت بخش کہ تم تمام دنیا میں جا کر انجیل کی خوشخبری سناؤ کامل اور واجبی طور پر ساکنان ہند کو نہیں سُنایا گیا۔ کیوں؟ یہہ اس لئے کہ ہندوستان کی مردم شماری اور اُسکی آبادی کے لحاظ سے عیسائیوں خصوصاً مبشران انجیل کی تعداد فی صدی ایک بھی نہیں محسوب ہوتی۔ اسی سبب سے ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے اپنے نجات دہندہ کے حکم کی کہانتک تعمیل کی ابھی تک ہندوستان میں کثرت سے ایسے مواضعات و مقامات پائے جائینگے کہ جہاں کے باشندوں نے انجیل کا پیغام نہیں سُنا ہے۔ اس علمی ترقی کے زمانہ میں اخبار عمدہ وسیلہ ہے کہ ملک کو ہر ایک بات سے آگاہ کر سکتا ہے۔ اسی لحاظ سے کئی ایک مسیحی اخبار بھی ہندوستان میں عیسائیوں کی طرف سے جاری ہوئے اُن سب میں صرف ایک نور افشاں کسقدر غیر قوموں کے لئے بشارت رسانی کا کام انجام دے رہا ہے۔ مگر جب ہم اُسکے قد و قامت و ضخامت اور اشاعت کی طرف دیکھتے ہیں تو لا محالہ یہی کہنا پڑتا ہے کہ [illegible] اور بھی ضرورت ہے۔ انہیں وجوہات پر غور کرتے ہوئے ہمارے مسیحی بھائی مسٹر رحمت مسیح صاحب انتظامی پنجاب نے ہمت باندھی کہ ایک دوسرا پرچہ موسومہ مبشر انجیل بطور ضمیمہ نور افشاں شایع کیا جائے۔ چنانچہ اسکی نسبت پچھلے نمبروں میں چند بار گذارش ہو چکی ہے۔ بعض مسیحی برادران نے اُسکی اشاعت میں دامی درمی قلمی امداد کا پختہ طور پر نہ صرف قولی بلکہ عملی ثبوت بھی دیا۔ تاہم ممکن نہیں کہ ان معدودے چند معاونین کے ہاں میں ہاں ملانیسے مبشر انجیل شایع ہو جائے۔ اور انجیل کی بشارت تمام ہندوستان میں پہنچ جائے۔ تاوقتیکہ کثرت سے مسیحی غیرتمند عموماً اور مسیحی اہل دول خصوصاً اس طرف توجہ نہ کرینگے۔ مبشر انجیل کا شایع ہونا محض التوا میں رہیگا۔ پس نظر بر مطلب مندرجہ عنوان مسیحی بھائیوں کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جلد جلد مبشر انجیل کی روپیہ سے مدد کریں تاکہ خداوند کا کام شروع کر دیا جائے ✦

شریر اپنی شرارت میں مرینگے پر اُنکے خون کی بازپرس تجھ سے کرونگا حزقی ایل ۳-۱۸

مراسلہ

تناسخ یعنے چوراسی جون یا آواگون

تناسخ یعنے آواگون کسے کہتے ہیں۔ انسان کی روح کا اپنے قالب یا بدن سے نکلکر کسی دوسرے قالب یا بدن میں جانیکو تناسخ یعنے آواگون کہتے ہیں اور یہہ انسان کی موت کے وقت وقوع میں آتا ہے۔

اہل ہنود اور اہل بدھ کے سوا اس مسئلہ کو اور کوئی قوم یا اہل مذہب نہیں مانتے اہل بدھ چونکہ ہمارے ملک ہندوستان میں نہیں اور نہ ہم اُس مذہب سے کافی علم رکھتے ہیں اور چونکہ اس مسئلہ کے حسن و قباحت دونوں مذہبوں سے متعلق ہیں ہم فقط ہندوؤں پر کفایت کرینگے۔ پنڈت دیانند صاحب کی تشریف آوری سے پیشتر ہم سُنتے تھے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اُسکی روح بموجب اپنے اعمال کے کسی نہ کسی حیوان کے جسم کو اختیار کر لیتی ہے۔ خواہ وہ جسم انسان کا ہو یا حیوان مطلق کا یہانتک کہ سیلے اور گندگی کے کیڑے کے جسم کو بھی اختیار کرتی ہے [illegible] کے بعد پھر آدمی بنتا ہے۔ البتہ نیک لوگوں کو انسان اور اچھے پاکیزہ جانوروں کا جسم ملتا ہے اور بدکردار شریروں کو بُرے اور گندے ناپاک جانوروں کا۔ یہہ عقیدہ ہندوستان کے تمام اہل ہنود میں مروج ہے بلکہ اکثر آریہ لوگ بھی اس کو اسطرح مانتے ہیں مگر بعض آریہ اپنی سہولیت کے واسطے یوں کہتے ہیں کہ آدمی کی روح کسی جانور کے جسم میں نہیں بلکہ پھر انسان کے بدن میں انتقال کرتی ہے۔ نیکوں۔ خدا پرستوں کی روح آرام میں اور بدوں اگیانیوں کی مُصیبت اور اگیان میں رہتی ہے۔ یہہ مسئلہ تناسخ نہ صرف پرانوں اور شاستروں میں جنکو پنڈت دیانند صاحب اور اکثر آریہ لوگ برہمنوں کی ساخت بتلاتے ہیں مندرج ہے بلکہ خاص ویدوں میں موجود ہے۔ ہم نے خود پنڈت صاحب سے اس مسئلہ کے بارے میں بحث مباحثہ کیا ہے وے اُسکے پورے پورے معتقد تھے ہمیں ذرہ بھی شک نہیں کہ کوئی ہندو خواہ وہ پرانے فیشن کے برہمنوں کا معتقد ہو یا نئے فیشن کے پنڈت صاحب کا اس عقیدے سے انکار کریگا۔ بلکہ سب کے سب اس پر متفق ہیں کہ تناسخ کا مسئلہ شاستروں پرانوں اور خاص ویدوں میں موجود ہے۔

جب ہم سوال کرتے ہیں کہ تناسخ کی غرض کیا ہے۔ سب پرانے اور نئے فیشن کے ہندو ہم آواز ہوکر جواب دیتے ہیں کہ انسان کے کاموں کی سزا اور جزا اسے حاصل مراد ہے یعنے شریروں کو سزا اور نیکوں کو جزا۔ جب کوئی نیک خدا پرست آدمی مرگیا اُسکو اچھے انسان یا پاکیزہ حیوان مطلق کا جسم ملا یعنے یا تو وہ گیان والا برہمن یا گائے بیل بنا۔ ہم اُس برہمن سے پوچھتے ہیں بھائی تو بتا کہ تو برہمن کیوں بنا اور تیرے کونسے کاموں کا پھل تجھکو ملا۔ تو اپنے پہلے جنم کی کچھ خبر دے سکتا ہے؟ وہ کچھ جواب نہیں دیسکتا گائے بیل سے دریافت کرنیکی حاجت نہیں کہ حیوان مطلق ہیں۔ حیوان ناطق اور سزا اور جزا سمجھدار کو اُسکے قابل ہونے پر دی جاتی ہے کہ ایک سے دُکھ پاوے اور دوسرے سے آرام کہ یہہ اُسکے کاموں کا ثمرہ ہے۔ شیر خوار جب اپنے والد کی داڑھی پکڑ لیتا یا پاگل بیہوش آدمی لوگوں کو گالیاں دیتا اور پتھر مارتا ہے تو [illegible] نہیں دی جاتی بلکہ ایسی حرکات سے باز رہنے کیلئے تدارک کیا جاتا ہے۔ جب برہمن اور گائے بیل مدلل اور معقول جواب نہیں دیتے کہ ہمارے فلاں فلاں کاموں کا ثمرہ ہے کہ ہم ایسا جنم رکھتے ہیں تو سالم عقل فتوہ دیتی ہے کہ یہہ بات سچ نہیں کہ وے پہلے جنم کے نیک کاموں کے سبب ایسے پوتر یعنے پاک جاندار پیدا ہوئے۔

بفرض محال اگر ہم مان لیویں کہ جزا اور سزا کی خاطر نیکوں کو اچھا اور بدوں کو بُرا جنم ملتا ہے تو ایک اور مشکل درپیش ہے کہ یہہ جزا اور سزا اچھا جنم اور بُرا جنم انسان کے نزدیک معلوم ہوتا ہے۔ اصل میں تو ایسا نہیں ہے۔ مہتر آپکو برہمن سے ہرگز کم نہیں سمجھتا اور اپنی حالت میں مست اور خوش رہتا ہے بلکہ حیوانات مطلق بھی اپنی اپنی حالتوں میں نہایت خوش ہیں وے اپنی حالت کو مُصیبت نہیں سمجھتے میلے کا کیڑہ بھی میلا کھا کے خوش ہوتا ہے۔ سب اپنی اپنی حالت میں خوش ہیں۔ اگر یہہ کہا جاوے کہ انسان مختلف قسم کے درجے میں۔ کوئی امیر ہے اور کوئی غریب۔ ایک عیش کرتا اور دوسرا مُصیبت میں رہتا ہے یہہ بھی غلطی ہے کیونکہ جنکو ہم آرام میں سمجھتے ہیں حقیقت میں بڑے دُکھی ہوتے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ غریب مفلس کسان بادشاہ سے بھی زیادہ خوش ہوتا کہ بادشاہ کو بیشمار فکر اور اندیشے بیآرام کرتے ہیں اور وہ کبھی سُکھ اور چین سے نہیں سوتا اور غریب کسان سوکھی پھیکی روٹی کھا اور ٹھنڈا پانی پیکر اپنی جورو اور بال بچوں کے پاس آرام سے سوتا اور کوئی بُرا خواب بھی اُسکو دق نہیں کرتا۔ اچھا بھائی کسکو آرام میں اور کسکو دُکھ میں کہوگے اگر ہم کسی کو آرام میں یا برعکس اسکے سمجھیں تو ٹھیک نہیں ہے۔ اس سے یہی ثابت ہوا کہ برہمن اور گائے بیل کا جسم اُنکو اُنکے پہلے جنم کے باعث نہیں ملا کیونکہ دلیل معقول معدوم ہے۔

ایک اور بات کا ذکر کرنا نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جزا اور سزا اس غرض سے دی جاتی ہے کہ جزا پانیوالا اپنے کاموں کا پھل دیکھکر خوش ہو اور نیکی میں ترقی کرے اور دوسروں کے لئے ترغیب کا باعث ہو اور سزا پانیوالا اپنے بُرے کاموں سے باز آوے اور دوسروں کے لیے باعث عبرت ہو۔ اچھا بھائی! اگر نیک مرد مرکر برہمن یا چھتری یا کوئی پاکیزہ جانور بنا تو جزا کی غرض پوری نہیں ہوئی کیونکہ تجربہ سے معلوم ہے کہ برہمن اور چھتری اور لوگوں کی نسبت نیکی اور پاکیزگی میں زیادہ ترقی نہیں کرتے بلکہ کبھی کبھی دیکھا گیا ہے کہ مہتر لوگ زیادہ خدا ترس اور عاجز اور فروتن ہوتے ہیں البتہ برہمن اور چھتری لوگ دنیاوی باتوں میں تو ترقی کرتے ہیں مگر خدا ترسی۔ خیر خواہی۔ حلیمی۔ فروتنی میں کسی سے زیادہ نہیں بلکہ غرور اور تکبر سے پُر ہوتے اور دوسروں کو حقیر اور نیچ جانتے ہیں اور گائے بیل اور کسی پاکیزہ جانور کا ذکر کرنا ہی فضول ہے کیونکہ وے ترقی کرنے کا مادہ ہی نہیں رکھتے۔ برعکس اُسکے جب شریر مرا تو اُسکو بڑے نیچ آدمی یا ناپاک جانور کا جسم ملا بھلا وہ کب بدی سے باز آویگا وہ تو شریروں کے ساتھ رہکے ایسے ہی اُنکے ساتھی ہونگے

سزیادہ شرارت کریگا اور بہر جنم میں بدتر جنم اختیار کریگا اور اُس کی سزا سے دوسروں کو عبرت کہاں ہوئی کیونکہ دوسرے تو جانتے ہی نہیں کہ وہ کیوں ایسا شریر بنا ناپاک جانور آیا بدی سے باز رہیگا یا نہیں اور دوسروں کو اُس سے عبرت ہوگی یا نہیں یہہ ہم آپ کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔ ہم تو بار بار کہہ چکے ہیں کہ ایسے ناملوم نہونیکے باعث نہ ترقی کرسکتے اور نہ شرارت سے باز رہ سکتے اور نہ دوسروں کی عبرت کا باعث ہوسکتے ہیں۔ جب آدمی اپنے بدکاموں کے سبب شریر اور نیچ پیدا ہوا یا کسی ناپاک جانور کا جسم اُسکو ملا تو پہلی حالت میں اغلب ہے کہ وہ بدتر ہوتا جاوے اور ہر جون میں اُسکو بدتر جنم لینا پڑیگا اور دوسری حالت یعنے جانور کے جسم میں ہوکر تو وہ بالکل گیان یعنے علم سے خالی ہوگیا تناسخ کی غرض قطعی معدوم ہوگئی ہر کوئی مان لیگا کہ انسان کے سوا مادہ علم یا گیان اور کسی جانور میں نہیں ہے جب یہہ مادہ ہی نہ رہا تو سزا اور جزا اور نتیجتاً تناسخ بالکل فضول اور باطل ٹھہرا۔

ایک اور بات نہایت مشکل لاحل پیش آتی ہے۔ کہ چونکہ نیکی اور بدی راستی اور ناراستی کی تمیز کی صفت فقط انسان میں ہے اور نتیجتاً وہ اپنے افعال و اقوال اور خیالات کا ذمہ دار ہے اور تجربہ ہمکو قایل کرتا ہے کہ کوئی انسان گناہ سے خالی نہیں لیں کہیں کہ جب انسان پیدا ہوا تو ضرور گناہ کریگا پس لازمی دلیل ہے کہ یہہ تناسخ کا تسلسل تا ابد جاری رہیگا یعنے اگر ممکن ہو کہ انسان چوراسی لاکھ یا زیادہ یا کم جون حاصل کرکے پھر انسان بنے تو وہ ضرور گناہ کریگا اور ضرور پھر اُسی دور میں یعنے تناسخ کے تسلسل میں جا پڑیگا اور اُس سے کبھی رہائی نہ پاویگا اس تسلسل کا آخر نہیں پس خدا کا کیا فائدہ ہوا وہ ہم کو اُس سے رہائی نہیں دے سکتا کیونکہ تناسخ کے قانون کے بموجب انسان اپنے اعمال کا پھل پاویگا اگر نہ پاوے تو قانون ٹوٹتا ہے حیوان مطلق کو چھوڑ ہم انسان کی بابت بولتے ہیں کہ جو کچھ وہ ہے اور جو رکھ سکے وہ حاصل کرتا ہے سب پہلے جنم کے اعمال کا ثمرہ ہے وہ خود اُسکو نہ بدل سکتا ہے اور نہ خدا اُسکو بہتر بنا سکتا ورنہ قانون ٹوٹ جائیگا پس انسان کی فعل مختاری گم ہوئی اور خدا کی قدرت مطلق نہ رہی۔ پھر جب انسان اپنے بداعمال کا ثمرہ پاکر ناپاک جانور بنا اور ہر جنم میں بدتر ہوتا رہا یہانتک کہ بدترین گندگی کے کیڑے کے جسم میں آیا تو پھر کیا بنیگا۔ کیا انسان بنیگا یا معدوم ہوجائیگا اگر کہو انسان تو ہر کوئی دانشمند آدمی اس پر ہنسیگا اور جواب کو بے وقوفی سمجھیگا کیونکہ تناسخ کے عقیدے سے ثابت ہے کہ نہایت عمدہ اعمال کا ثمرہ انسان کا جنم ملتا ہے تو اُس کیڑے نے کونسی بھگتی اور تپسیا اور نیک اعمال کئے کہ انسان بنا اگر کہو کہ معدوم ہوجائیگا تو یہہ بھی مسئلہ مذکورہ کے خلاف ہے کیونکہ ہر کوئی اپنی سزا و جزا پاکر کچھ بنتا رہیگا اگر کہو کہ پرمیشور میں لین یعنے جذب ہوجائیگا تو ہم ضرور اتنا ہی کہینگے کہ اشرف المخلوقات کو تو لین یعنے جذب نہ کیا مگر بدترین گندے میلے کیڑے کو کرلیا جس میں تمیز ہی نہیں اُس میں کچھ عقل نہیں یہہ محال مطلق ہے عام فہم انسان بھی اُسکو نہ مانیگا۔

آخر میں ہم سوال کرتے ہیں کہ یہہ دور یعنے تناسخ یا جون اور آواگون کا تسلسل کب سے شروع ہوا۔ جواب ملتا ہے کہ ہمیشہ سے کہ نہ اُسکا شروع ہے اور نہ آخر کیونکہ سرشٹی یعنے دنیا انادی یعنے بے ابتدا ہے اور نتیجتاً بے انتہا۔ کیا وید شاستروں کی تعلیم یہہ ہی ہے؟ بیشک یہی ہے۔ پنڈت صاحب نے ایسا ہی فرمایا اور ویدوں میں بھی درج ہے۔ اچھا بھائی اجب اس تسلسل کا شروع اور آخر نہیں اور یہہ سرشٹی انادی ہے تو پرمیشور یعنے خدا کون ہے۔ خالق اور خلقت اور مخلوق کیا چیزیں ہیں مخلوق کا تو شروع ہوتا ہے اور اس سرشٹی کا شروع نہیں پس یہہ مخلوق نہیں۔ پھر خالق کون اور اُسکی ضرورت کہاں؟ جب مخلوق نہیں خالق ہی نہیں اور اُس کا کام یعنے خلقت بھی نہیں ویدوں سے تو خالق کی نیستی پائی گئی پس کوئی خدا نہیں۔ وہ آریہ لوگوں کا فخر کہ وید پرمیشور کی کی کتابیں ہیں ویدوں سے پرمیشو ثابت ہی نہیں ہوتا تو پرمیشور کی کتابیں کیا؟ یونان اور روم کے حکما اور فلاسفر لوٗ۔ بقراط۔ افلاطون۔ سقراط وکیٹو وغیرہ نے بھی ایسی کتابیں لکھی ہیں جنمیں خدا کی ہستی کا انکار ٹپکتا ہے اُن کو الہٰی ایشور کرت یعنے خدا کا کلام مان لو۔

سچ ہے کہ انسان نے آپکو دانا تصور کرکے آپکو بے وقوف ثابت کیا اور وہ کیا کچھ نہ کریگا کیونکہ شیطان نے اُسکی عقل کو تاریک کر رکھا ہے اگر خدا اپنے رحم اور عقل سے ہماری ہدایت نہ کرے تو ہم سب گمراہ رہینگے۔ اسلئے الہام الہٰی کی ضرورت ہوئی اور شکر بیحد اُسکی رحمت کے لئے کہ اُسنے ہمکو بغیر الہام کے گمراہ نہیں چھوڑا اور وہ الہام کامل تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ توریت۔ زبور اور انبیا کے صحایف اور انجیل میں موجود ہے۔ طالب حق اگر چاہے دیکھ اور معلوم کرسکتا ہے۔ مسئلہ تناسخ پر ہم مفصل تحریر نہیں کرسکتے کہ اس مضمون میں طوالت کی گنجایش نہیں ہے انشاءاللہ تعالیٰ بشرط زندگی و صحت و فرصت ایک عمدہ چھوٹی کتاب میں مفصل بیان کرینگے فی الحال مذکورہ بالا چند اعتراضات ناظرین کے پیش ہیں خدا کریم حق کی تلاش میں پڑھنیوالے کی مدد اور ہدایت کرے *

راقم۔ (پادری) پی۔ سی۔ اوپل
از فیروزپور

مختلف واقعات

آفتاب پنجاب لاہور نمبر ۳۰ بعنوان آریہ کیں جلوہ و رامحراب و منبر میکنند چوں بخلوت میروند آں کار دیگر میکنند ایک واقعہ تحریر کرتا ہے کہ قصبہ جھجر میں دیانندی نوشہ اور آریہ براتی سناتن دھرم والے کے یہاں بغرض شادی آئے اہل جھجر نے نوشاہ سے کہا کہ تب ہم جانیں کہ آپ پکے دیانندی آریہ ہیں جبکہ گنیش پوجن نکریں مگر گنیش پوجن تو درکنار بعد پھیروں کے نوشہ صاحب نے زنان خانہ میں جاکر

* پھر جرم کی سزا (سزا) چاہئے نہ کہ جرم مثلاً چور چوری کی سزا میں جیل ہی بھیجا جاتا ہے عدالت یہہ نہیں کہتی کہ وہ چوری کرے۔ ایڈیٹر

جالکر پاپوش پوجن بھی کی۔ نور افشاں یہہ ہمارے مضمون مندرجہ نمبر ۳۴ سے بھی بڑھکر ہے

لاہور میں ایک دو سالہ بچہ انار کلی کی سڑک پر کھیل رہا تھا اتفاقیہ گاڑی کے پہیوں کے نیچے آگیا۔ رائے مولراج صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کی گاڑی تھی رائے صاحب نے فرمایا کہ مکان سے کوچمین کو بھیجدونگا بچہ کو اُسی وقت ہسپتال لیگئے جو کہ ایک نازک حالت میں ہے۔ کوچمین کو رائے صاحب نے تھانہ پولیس میں بھیجدیا وہاں اُس کی ضمانت لیگئی۔ آفتاب

ملک ڈنمارک کے ایک عطار نے اپنی سرکار سے ایک جدید کل حال میں رجسٹری کروائی ہے اُسکی یہہ صورت ہے کہ ایک لکڑی کا آدمی کھڑا ہوا ہے کہ جس کے ہر عضو پر ضروری بیماریوں کا نام لکھا ہوا ہے جس مرض کے نام پر مریض اُنگلی لگادے اُسی جگہ سے کوئی لکوئی گولی یا مرہم یا سفوف نکل آتا ہے کہ جسکے استعمال سے نفع ہوتا ہے۔ ایک اخبار ڈینش رائے دیتا ہے کہ اس کل کو بڑی ترقی ہوگی۔ پیسہ

۲۴ اگست کو عدالت رائے مولراج صاحب میں مقدمہ لائیبل کیس اخبار عام پیش ہوا لالہ لچھمی داس وکیل مستغاث علیہ نے ایک درخواست بدیں مضمون پیش کی کہ وہ ایک بڑے کارخانہ دار ہیں اور نیز بیمار۔ اس وجہ سے تاریخ بدلنی چاہیے مستغیث نے کہا کہ میں بھی ایک ایسا ہی کارخانہ دار ہوں ماسوا اسکے مسٹر چیٹی کو الہ آباد سے کلکتہ جانا پڑا بالاخر مجبور اً عدالت نے ۲ ستمبر مقرر کی اور منشی ٹہورام اڈیٹر کو ہ نور سے ایکسو روپیہ کا مچلکہ لیا گیا۔ راوی

تانتیا بھیل مشہور ڈاکو جسنے اتنی مدت تک پولیس کو دق کر رکھا تھا ملکر کے ملک میں پکڑا گیا مقام تیرمیں جو ایک بھیل کے گھر میں سویا ہوا تھا اُس بھیل نے خود پولیس میں آکر اطلاع دیدی کہ تانتیا بھیل میرے گھر میں ہے۔ اس پر رسالدار میجر الیشری پرشاد نے ہمراہ چند آدمیوں کے اُسے سوتے کو جگایا اور گرفتار کرلیا۔ صدیق

مسٹر ہاریس صاحب بہادر کلکٹر جو رخصت پر ولایت میں تھے وہ فوت ہوگئے جب اُنکے گھوڑے کو اُنکے مرنے کی خبر معلوم ہوئی تو اُس نے گھاس دانہ پانی یک لخت چھوڑ دیا اور رات دن آنسو بہانے سے اُسے کام تھا آخر آقا کے غم مفارقت میں اُس باوفا حیوان نے ایک ہفتہ کے بعد جان دیدی۔ ؎

ہیضہ سے بچاؤ کی تدابیر مفصلہ ذیل میں بطری باسی خراب ترکاری مثل تربوز کھیرا ککڑی۔ امرود ۔ مکا کی بالی باسی گوشت اور وہ چیزیں جو ثقیل ہوں اور گرانی پیدا کریں ہرگز ہرگز استعمال نکریں۔ کنوں کا پانی صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ غذا حتی الامکان زود ہضم اور لطیف ہو سرکہ پیاز لہسن عام قسم کی چٹنی ان ایام میں مفید ہے چاہ کا استعمال اندنوں میں مفید ہے حقہ کا استعمال بھی مفید ہے۔ دونوں وقت غسل کرنا چاہیے مکان میں تازہ ہوا کی آمد و رفت ضروری ہے۔ عرقیات بید مشک کیوڑا۔ گلاب اور سکنجبین سادہ ضرور استعمال کرنا لازم ہے۔ شب کو شبنم سے بچنا چاہیے مکانوں میں گندھک رال گوگل اور دھوپ ضرور جلانا چاہیے اور کاربولک السید میگنگ ولس اور خشک مٹی چونہ ضرور چھڑک دینا چاہیے جہاں ہیضہ ہو وہاں نجانا چاہیے

کلکتہ میں ایک ہندو پنڈت نے دوران گواہی مقدمہ میں برسر عدالت یہہ اظہار دیا کہ ہندو شاستروں میں گائی کا گوشت کھانا منع نہیں ہے اسپر وہاں کے اہل ہنود کو غصہ چڑھا ہے اور وہ پنڈت مذکور کو خارج از برادری کرنے کے درپے ہیں۔ پٹیالہ

خبریں

بنارس میں چاند گرہن کے نہان پر چھہ آدمی ڈوب گئے۔ فرانس میں ایک نقاشی تصویر ۵ لاکھ میں نیلام ہوئی۔ اخبار میرٹھ میں ایک زنانہ ہسپتال قایم ہونیوالا ہے عام چندہ سے۔ عام۔ سیلون میں ایک مسلمان کو کان کھودتے وقت ۷ پونڈ وزنی جواہر ملا۔ ‘‘ شیر شاہ ملتان میں ایک شخص نے اپنی بدکار جورو کو معہ دختر قتل کیا۔ ‘‘ شاہ ایران کی آنکھیں انگریزی طاقت و شوکت دیکھکر کھل گئیں‘‘ نیو یارک میں امریکہ دریافت ہونیکی یادگار میں ۱۸۹۲ء عالیشان جشن ہوگا۔ ‘‘ کریٹ میں فساد نہایت گرم ہے کشت و خون کی کچھ انتہا نہیں۔ ‘‘ مسلمانوں نے جوش میں آکر عیسائیوں کا ایک گانوں جلادیا۔ ‘‘ جنگ سوڈان میں مہدی والوں کا مقام سنگات بھی ہاتھ آگیا۔ ‘‘ ایکی امتحان سول سروس میں ایک بنگالی عیسائی پاس ہوا۔ تاج۔ رنگون میں ایک سرکاری کشتی ڈوب گئی۔ ‘‘ شاہ ایران کو اہالیان لندن نے فارسی زبان کی انجیل نذر کی۔ ‘‘ بدخشان کی بغاوت ابھی فرو نہیں ہوئی۔ ‘‘ امیر کابل فی پرچہ پانچ روپیہ اخبار پر محصول لیتے ہیں۔ ‘‘ ۱۷ اگست کو جنرل گرینفل قاہرہ میں پہنچے۔ ‘‘ لودیانہ میں ایک شخص کو جنگلی سوار نے گھاس کاٹتے وقت چیر ڈالا۔ ‘‘ ہنلی میں تین آدمی بارود سے اُڑائے گئے خیر اندیش۔ لارڈ ڈفرن اپنی زمانہ وسیرائی کی تاریخ لکھنیوالے ہیں۔ ‘‘ دوست جنرل بولنجر کے برخلاف بیرس ہائیکورٹ میں تحقیقات شروع ہوگی۔ ‘‘ افواہ ہے کہ مہاراجہ کشمیر اور راجہ رام سنگہ میں نفاق ہوگیا۔ ‘‘ محکمہ ڈاک میں بھی تخفیف کا سرگرم ہوا۔ ‘‘ یونان کریٹ پر قبضہ کرنیکو سرگرم ہے۔ ‘‘ ۵ سو اونٹ سامان جنگ سے لدے ہوئے ترکستان کو روانہ ہوئے۔ ‘‘ بمبئی میں ایک غلہ فروش نے چار لاکھ کا دیوالہ نکالا۔ ‘‘ جگادھری میں بھی ہیضہ کی چھیڑ چھاڑ شروع

جاتی ہے۔۔ مہاراجہ کوچ بہار نے تمام پہلوانوں کو ملازمت سے برخاست کر دیا۔۔ سردار آنند سنگھ مجسٹریٹ امرتسر کے تالاب میں ڈوب مرے۔۔ آیندہ موسم سرما میں خراسان کی پیمایش کے لئے کئی ایک روسی افسر مقرر ہوئے۔۔

بپتسمہ کی خبریں

بمقام بریرہ بتاریخ ۲ جولائی بدست پادری حسن رضا خاں ۲۲ شخصوں کو بپتسمہ ہوا۔ کوکسا موضع سنگڑی متصل پیلی بھیت بدست پادری ڈی۔ پی کیڈیر ۱۴ شخصوں کو بپتسمہ ہوا۔۔ بمقام کریلہ بدست پادری جیمس جارڈن صاحب ۳ شخصوں کو بپتسمہ ہوا۔۔ موضع سلطانپور پرگنہ بالٹا میں بدست پادری دلاور سنگھ ۴ کس کو بپتسمہ ہوا۔۔ بمقام سیہورہ ضلع بجنور بدست پادری گوردیال سنگھ صاحب ۱۱ شخصوں کو بپتسمہ ہوا۔۔ بمقام سکندرہ راؤ ضلع علیگڈھ بدست پادری مہنگا ۵ شخصوں کو بپتسمہ ہوا۔۔ بمقام سہارنپور بدست پادری کنور سین صاحب ایک پنڈت کو بپتسمہ ہوا۔۔ بمقامات بریلی و برکلی گنج بدست پادری فضل الہٰ صاحب ۱۵ شخصوں کو بپتسمہ ہوا۔۔

تار کی خبریں

لنڈن۔ ۲۰ اگست۔ مزدور برابر سرکش ہیں جہازوں کا کام نہیں کرتے۔ جہازوں کے ڈائرکٹر بھی ضدی ہیں اور انکی خواہشوں کو پورا کرنا نہیں چاہتے اور مزدور بھی تا حال کام نہیں کرتے +

لنڈن۔ ۲۲ اگست۔ تمام لنڈن کے جہازوں کی کمپنیوں نے کل ایک جلسہ کیا۔ جسمیں انہوں نے یہہ امر مصمم کر لیا کہ مزدوروں کی خواہشوں کو ہرگز منظور نہ کیا جاوے۔ مزدور ۶ پنس فی گھنٹہ یا ۲ شلنگ فی روز تک کم لینا پسند نہیں کرتے۔ نیز ڈائرکٹروں نے ٹھیکہ پر مزدوری کرانے کا طریق نا منظور کیا +

لنڈن۔ ۲۴ اگست۔ ڈائرکٹروں نے کل رات مزدوروں کی سب خواہشوں کو منظور کر لیا +

بوڈہ پسٹ۔ ۲۴ اگست شاہ یونان وارد ہوئے اور بڑے جوش سے انکا استقبال کیا گیا +

ایتھنز۔ ۲۰ اگست۔ تمام قطعہ یونان میں متواتر بھونچال کے صدمے محسوس ہو رہے ہیں نیز مال و اسباب کا بہت کچھ نقصان ہو چکا ہے +

لنڈن۔ ۱۰ اگست۔ مسٹر گلیڈ اسٹون نے آجکی صبح کی اشاعت کے پرچوں کو اطلاع دی ہے کہ گورنمنٹ ٹرکی کو مجبور کرے گی کہ وہ حادثہ وآرمینیہ میں بغاوت دور کرے۔ نیز انہوں نے اسکے لئے جو ثبوت انکے پاس تھا وہ بھی بیان کیا ہے +

الہ آباد۔ ۲۴ اگست۔ کانپور کے جائنٹ مجسٹریٹ نے منگل کے روز فیصلہ سنایا کہ وہ تمام دیسی سوداگر جو اپنے رنگے ہوئے الوان پر انگریزی کارخانوں کے نشان لگاتے ہیں مجرم ہیں۔ نیز فی کس دو صد روپیہ جرمانہ کیا جو جسقدر لیبل لگے ہوئے تھے اکھڑوائے گئے اور آیندہ کے لئے احتیاط کرنے کا حکم دیا گیا +

شملہ۔ ۲۴ اگست۔ کمانڈر انچیف مدراس نے دو پلٹنوں کے لئے درخواست کی ہے جو رنگون کے راستہ بھامو میں چند روز کو جائیں اور وہاں سے گنگا کیطرف انمیں سے ایک پلٹن گورکھا ہوگی۔ اور دوسری بنگال انفنٹری۔ یہہ دونوں فوجیں مقام ہاکہ پر بھیجی جاینگی۔ مہم چن اور لوشائی کی نسبت کمانڈر انچیف ایک یا دو دن میں فیصلہ کر دینگے +

شملہ۔ ۲۹ اگست۔ والسرائے غالباً ۲۲ اکتوبر کو کوہاٹ اور پشاور کو جانے کے لئے شملہ سے روانہ ہونگے +

مبشر انجیل

ایڈیٹر صاحب۔

سخی سے شوم بھلا جو ترت دے جواب

عزیز مسیحی بھائیو۔ اجرا مبشر انجیل میں اب سے صرف ایک مہینہ باقی ہے۔ اور آپکی دریادلی کی طرف سے ہنوز روز اول ہے۔ اگر کچھ خداوند کے جلال کیواسطے رکھتے ہو۔ تو دیدو بھیجدو۔ ورنہ صاف جواب دو۔ خداوند نے آپکو دیا ہے۔ کچھ اسکو تم بھی دو۔ وہ تمہاری خیرات اور صدقوں کا بھوکا نہیں۔ مگر پھل چاہتا ہے۔ اس جہان کے دولتمندوں کو حکم کر کہ سخاوت پر تیار۔ اور بانٹنے پر مستعد ہوں اور آیندہ کو ایک بھلی بنیاد اپنے واسطے پیدا کر رکھیں۔ تاکہ حیات ابدی پائیں۔ ۱ تمطاؤس ۶/۱۸ و ۱۹۔ بھلائی اور سخاوت کرنا نہ بھولو۔ اس لئے کہ خدا ایسی قربانیوں سے خوش ہوتا ہے۔ عبرانی ۱۳/۱۶ تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے ایسی چمکے کہ وے تمہارے نیک کاموں کو دیکھیں اور تمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے ستایش کریں۔ متی ۵/۱۶

ایسی باتیں کلام الہٰ کی آپ نے بھولی نہیں۔ صرف آپکی بے پروائی سے کام بند ہوگا ہے۔ آپ مہربانی سے یہہ جواب دینا چھوڑ دیں۔ کہ تیار ہوگا۔ تو دیکھینگے بلکہ خود تیار کر کے لوگوں کو دکھا دو۔ جب آپ سب کی طرف سے یہی جواب ہو۔ تیار کرو۔ جاری کرو۔ تو پھر جاری کون کریگا۔ بھائیو۔ بزرگو۔ خداوند کے پیارو میری عرض پر دھیان کرو۔

میں خدا کی رحمتوں کا واسطہ دیکر آپکی منت کرتا ہوں۔ کہ اگر توفیق ہو تو امداد فرمائیے۔ ورنہ جواب صفا دیجئے۔ کہ خدا نے آپ میں سے کسی کو کار خیر کی توفیق نہیں دی۔ پھر بندہ بھی خاموش ہو رہیگا۔ کیونکہ ابھی

تک تو خیال ہی۔ کہ خدا نے بہتوں کو توفیق دی ہی۔ بھائیو عزیزو۔ خداوند کے پیارو۔ اپنے دلمیں سوچو تو۔ کہ یہہ کسکے ذاتی فائدہ کیواسطے ہی یا محض خداوند کے جلال کیواسطے بھائیو صرف ۲۲۵ روپیہ سالانہ خرچ ہی کیا دیسی کلیسیا اتنا بھی نہیں کر سکتی۔ افسوس کہ ہماری ہمتیں اور ہماری جوانمردیاں۔ اور ہماری ایمانداریاں۔ صرف زبانی ہیں۔ عملاً معلوم۔ کوشش کرو۔ ہمت کرو۔ خدا توفیق دیگا میں نہیں مانگتا۔ میں بار بار عرض کر چکا۔ کہ مجھے نہیں چاہئے۔ خدا کے جلال کیواسطے اُس صلیبی نجات کی بشارت کیواسطے جسکی طفیل جسکے ذریعہ آپ بھی بچ گئے ہیں۔ دوسروں نے آپکو بشارت پہنچائی۔ آپ بھی دوسروں کی بشارت کا ذریعہ بنیں۔

جو ہووے بھلائی سو کرے اے غافل
یہاں کون پھر پھر کے آتا رہے گا

پالم پور ضلع کانگڑہ — مسیح کا سب سے نالایق خادم
واعظ

غزل

بجواب گرامی از کیدار ناتھ اسسٹنٹ ایڈیٹر نور افشاں

نفور از صدق۔ بر بطلانہا گرویدہ گویا
ندائے ابن حق۔ انجیل۔ را نشنیدہ گویا
صعوبات صلیب انداختی از دل غلط کردی
باین آرامہا دانی۔ کہ نا رامیدہ گویا
چہ بستی دل خود اندرین اشیاء جسمانی
صدائے کل شیئے ہالکٌ نشنیدہ گویا
نکردی اختیار اُستاد نیک از خوف اخوہا
ز ترک این تعلقہائے بد ترسیدہ گویا
مسیحا گفت من دروازہ ام از من بشو داخل
نہ آئی انحراف از راہ حق ورزیدہ گویا
بدرک سر تثلیث الٰہی ذات مسیحائی
ہمہ اسرار ہائے نیچرل فہمیدہ گویا
بہ اعمال خود۔ آرام ابد را چشم میداری
بہ زر این عضوہائے تن ز حق بخریدہ گویا
بیا نزد مسیح۔ آزاد شو از دام شیطانی
نمی آری بگوش۔ این مژدہ۔ کر گردیدہ گویا
بہ نجیل میشہائے عیسوی۔ خود را نما داخل
ہماں دم از دہان گرگ ہا برہیدہ گویا
مسیحا موت را مفتوح کرد۔ انجیل میگوید
اجل در ابن حق چوں یافتی خوابیدہ گویا
مسیحا داد جان بہر من و تو تا بہ بخشاید
زادنی بندہ اش منت ہموں نشنیدہ گویا

† ہمارے اور مسیحی شعرا بھی یقین ہی کہ طبع آزمائی فرماکر اس زمین کو آسمان پر پہنچائینگے۔ اڈیٹر

ضرورت

ہمکو لائق خوشنویسوں کی جو سرکاری درسی کتابوں کیطرز کی لکھائی لکھ سکتے ہوں اور عربی طرز بھی جانتے ہوں ضرورت ہی۔ چاہئے کہ درخواست کنندگان اپنی لکھائی کے نمونے کاپی کی سیاہی سے لکھکر ذیل کے پتہ پر جلد بھیجدیویں۔ تنخواہ حسب عمدگی خط و کارگذاری دیجاویگی +

المشتہر مہتمم مشن پریس لودیانہ

تیسری اشتہار دفعہ

واضح ہو کہ چرچ مشنری سوسیٹی کی جانب سے کئی ایک وظیفے اس غرض سے مقرر کئے گئے ہیں کہ اُن مسیحی طالب علموں کو دیئے جاویں۔ جو احاطہ سینٹ جان لاہور میں سکونت پذیر ہو میڈیکل کالج سنٹرل ٹرینگ کالج یا نورمل سکول کی طالب علمی اختیار کرینگے ذیل کے پتہ پر یا پادری ٹی۔ ای کورڈیل صاحب مقیم لاہور سے خط و کتابت کرنے سے مفصل کیفیت معلوم ہو سکتی ہی +

المشتہر
پادری الیف۔ اے۔ پی شرف لاہور

نمبر ۱۴ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۰ مارچ ۱۸۸۹ء مع چٹھی نمبر ۲۲۵ مورخہ ۳ مارچ ۱۸۸۹ء صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب بحکم نمبرات کو سب خرچ جلسہ نے بجائے ۔۔۔ کے رقم ۔۔۔ خراجات میونسپل کمیٹی منظوری فرمائی ہو مع یہ کام اُسکے زر روپیہ کم نہ ہول۔ **تجویز** ہوئی کہ مطابق اسکے سررشتہ سے تعمیل ہو۔ **نمبر ۱۵** رپورٹ تحصیلدار چونگی۔ بدرخواست منظور فرمائے جانے ایک آدمی کے بجگہ کلرک کے لئے واسطے چھ ماہ بمشاہرہ للعہ ماہوار حسب دستور سابق۔ **تجویز** ہوئی کہ حسب دستور سابق تقرری بجگہ کلرک کے بمشاہرہ للعہ ماہوار منظور کیجاوے۔ **نمبر ۱۶** روبکار جناب سردار بکرمی سنگھ صاحب مورخہ ۲۰ اپریل ۱۸۸۹ء معہ کارروائی جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب نمبر ۷۰ نسبت تجویز ہاؤس ٹکس واسطے رقم محصول **تجویز** ہوئی کہ ایک ایک پرت روبکار کی بخدمت ممبر صاحبان دیدی جاوے تاکہ ہر ایک صاحب مطلب روبکار کو سمجھکر جواب تحریری اُسکا اندر میعاد چند روز کے بخدمت جناب پریزیڈنٹ پیش کریں جب سب کا جواب آجاوے تو صاحب پریزیڈنٹ ایک خاص جلسہ مقرر کریں +

روئداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی

لودیانہ باجلاس شاہزادہ محمد نادر صاحب سی۔ آئی۔ ای پریزیڈنٹ۔ سردار بکرمی سنگھ صاحب۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ لالہ رام داس صاحب۔ لالہ سالگ رام صاحب۔ لالہ منشا رام صاحب ثانی۔ مولوی محمد حسن صاحب۔ سید سردار علی صاحب۔ چودھری کندن سنگھ صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ منشی وحید الدین صاحب۔ لالہ گوپی مل صاحب۔ ماسٹر ہولرج صاحب ممبران۔ واقعہ ۲۰ مئی ۱۸۸۹ء **نمبر ۱** روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ مورخہ ۱۸ مئی ۱۸۸۹ء نسبت پر کئے جانے عہدہ وائس پریزیڈنٹی جو بوجہ تبدیل ہو جانے اور لاہور کو چلے جانے مسٹر ۔۔۔ صاحب سابق وائس پریزیڈنٹ خالی ہو مرسل ہو کر بدیں مراد کمیٹی میں پیش ہوئی کہ بموجب دفعہ ۱۴ ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ء فقرہ (۲) ایک جدید وائس پریزیڈنٹ کا انتخاب عمل میں آوے۔ **اتفاق** رائے کمیٹی سے تجویز ہوئی کہ بابو ۔۔۔ گنجہ لاہری ممبر سرکاری کو وائس پریزیڈنٹ مقرر کیا جاوے۔ **یادداشت** ڈاکٹر ہچکنس صاحب و مرزا علی محمد خان صاحب نے بعد برخاست ہونے جلسہ کے تشریف لا کر صاحب پریزیڈنٹ کے روبرو اس انتخاب کی نسبت اپنا اطمینان ظاہر فرمایا + باقی آئندہ

لودیانہ

صحت اچھی ہی پیدائش ۱۳ اموات ۱۱ ہفتہ گذشتہ سے پیدائش میں ۱۵ زیادہ اور اموات ۴ کم